سوال

(208)قربانی اور عقیقہ کے گوشت کو شادی میں مہمانوں کی کھلانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا قربانی اور عقیقہ کے گوشت سے شادی میں مہمانوں کی ضیافت کی جاسکتی ہے؟

(2)قربانی کا گوشت غیر مسلم حکام افسران اور امراء یا فاسق وفاجر مسلمانوں کو دیا جاسکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قربانی شرعاً ایک مالی قربت اور طاعت وعبادت ہے اور یہ قربت وعبادت اسوقت ہوگی جبکہ قربایں کرنے والے کی نیت اور اس کا مقصد اصلی اور بالذات محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کےلیے معینہ دنوں میں بے عیب قربانی کے جانور کا خون بہانا ہے گوشت کھانا اور کھلانا اصلی نہ ہو ورنہ وہ گوشت کھانے کا جانور ہو کرہ جائے گا قربانی کا جانور نہیں ہوگا۔

عقیقہ کا اصل اور صحیح وقت بچہ کی پیدائش کا ساتواں دن ہے اور ایک کمزور روایت کے مطابق اس کے بعد چودھواں اور اکیسواں دن ہے بغیر عذر معقول اور مجبوری کے عقیقہ ساتویں دن سے اٹھا کر شادی کے موقع پر کرنا غلط کام ہے۔اسی طرح قربانی کو پہلے دن سے جو بہر حال افضل ہے محض شادی کی دعوت کے ارادے سے موخر کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ایسا کرنا علامت ہے اس امر کی کہ قربانی کرنے والے کی نیت قربانی خالص طلب رضا الٰہی نہیں ہے بلکہ تبعاً ایسا کرلیا جائے توچنداں مضائقہ نہیں یعنی: کبھی قربانی کے معینہ دنوں میں سے کسی دن شادی رکھ لی جائے اور قربانی کے گوشت سے دعوت کا فائدہ اٹھا لیا جائے تو مضائقہ نہیں ہوگا۔

قربانی کے گوشت کے بارے میں بہتر یہ ہے کہ اس کو تین حصے کیے جائیں ایک حصہ گھر والوں کےلیے دوسرا حصہ دوست واحباب وقرابت داروں کےلیے اور تیسرا فقراء ومساکین اور سائلین کےلیے۔

قربانی کا گوشت غیر مسلم بے عمل ضرورت مند بلکہ بد عمل مسلمان کو دیا جاسکتا ہے واللہ اعلم

مکتوب

عقیقہ بلاشبہ سنت موکدہ قدرت اور وسعت ہوتے ہوئے چھوڑنا نہیں چاہیے۔اگر کسی واقعی مجبوری اور عذر کی وجہ سے وقت مقرر پر نہ کیا جائے۔ واس کے بعد جب کبھی موقع ملے کردینا چاہیے۔رہ گئی بات کہ کرنے اور نہ کرنے پر کیا حکم مرتب ہوتا ہے؟ توکرنے پر کسی خاص ثواب اور اجر وغیرہ کا ذکر نہیں آیا اور نہ کرنے پر یہ جملہ کچھ روشنی ڈالتا ہے: لاأحب

العقوق اور عقیقہ کی حکمت وفلسفہ کرنے کے لئے امام ابن القیم کی کتاب تحفۃ المودود کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الأضاحی والذبائح

صفحہ نمبر 407

محدث فتویٰ